اپنی رقم خرچ کرنے کے بارے میں

مولانا عبد المالک

حضرت ابو ہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کرو!
ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ ' میرے پاس ایک دینار ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے نفس پر صدقہ کردو۔
اس آدمی نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اسے اپنی بیوی پر صدقہ کردو۔
اب اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار بھی ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اسے اپنی اولاد پر صدقہ کردو۔
کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔
آپؐ نے فرمایا: اسے اپنے خادم پر صدقہ کردو۔
اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے۔
آپؐ نے فرمایا: تم زیادہ بہتر سمجھتے ہو۔ (مسند احمد - ابن حبان)

☆ اپنے اوپر' اہل و عیال پر اور ضروریات پر جو خرچ کیا جاتا ہے' اس کے بارے میں عام تصور یہ ہے کہ یہ تو لامحالہ کرنا ہی ہوتا ہے' اس کا دین سے کیا تعلق؟ یہاں یہ واضح تصور دیا جا رہا ہے کہ یہ خرچ بھی صدقہ ہے۔ اس پر اجر کی توقع کرنا چاہیے۔

☆ بلکہ اس صدقے کو اولیت حاصل ہے۔ یہ سب کرنے کے بعد' آدمی سوچے کہ اب کہاں خرچ کرنا ہے؟

☆ جب یہ تصور ہو گا کہ یہ صدقہ ہے' اور اس پر اجر ہے' تو ناجائز اور بے جا اخراجات کا راستہ خود بخود بند ہو جائے گا۔ اگر یہ شعور بیدار ہو' تو پھر آدمی کس طرح اپنی رقم اللہ کو ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ کر سکتا ہے!

☆ مال کہاں خرچ کیا' کا سوال سب جانتے ہیں کہ پوچھا جائے گا۔ آمدنی کے حصے کر کے سب ضروری مدات پر خرچ کرنا چاہیے۔ جن نوجوانوں کی نئی آمدنی شروع ہو' انھیں شروع ہی سے اپنی رقم جواب دہی

کے احساس کے ساتھ خرچ کرنے کی عادت ڈالنا چاہیے۔

امام بخاری رحمتہ اللہ علیہ مسئلے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

۱۔ صدقہ اس آدمی کا بہتر ہے جس کی پشت مال دار ہو' جو آدمی صدقہ کرے در آں حالیکہ خود محتاج ہو یا اس کے اہل و عیال محتاج ہوں' تو اسے کہا جائے گا کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرو۔

۲۔ ایک شخص کو دوسروں کا مال دینا ہو تو قرض کی ادائیگی' صدقہ دینے' غلام کو آزاد کرنے اور ہبہ کرنے کے مقابلے میں زیادہ ضروری ہے۔ ایسی صورت میں صدقہ اسے واپس لوٹا دیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا کہ لوگوں کے قرض ادا کرو۔

کسی آدمی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ لوگوں کے دیون ادا نہ کرے اور اس کی بجائے صدقہ کر کے ان اموال اور حقوق کو جو اس کی ذمہ داری ہیں' ضائع کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کے مال تلف کرنے کی خاطر لیتا ہے یعنی لیتے وقت ان کی واپسی کا ارادہ نہیں رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو تلف کرے گا۔

۳۔ اگر ایک شخص خود حاجت مند ہو اور صدقہ کرتا ہو' اپنی حاجت پر صدقے کو مقدم رکھتا ہو' اور وہ حضرت ابوبکرؓ کی طرح صبر میں معروف ہو' دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتا ہو' اگرچہ خود بھوکا ہو جیسے کہ ابوبکر صدیقؓ نے کیا تھا جبکہ سارا مال صدقہ کر دیا تھا' یا جس طرح انصار نے مہاجرین کو ترجیح دی تھی تو ایسے لوگوں کا مسئلہ مختلف ہے۔ وہ اگر اپنی حاجت پر صدقے کو مقدم رکھیں تو اپنے جیسے لوگوں کے لیے قابل قدر اور قابل تقلید شمار ہوں گے۔ (بخاری' کتاب الزکوٰۃ' ج ۱' ص ۱۹۴)

○

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا تو دو آدمی آ گئے۔ ایک بھوک کی شکایت کرنے لگا اور دوسرا ڈاکے کی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ڈاکے کے متعلق تو یہ سن لو کہ کچھ عرصے کے بعد ایسا وقت آنے والا ہے کہ ایک تجارتی قافلہ بغیر کسی محافظ کے غلہ لے کر مکہ جا رہا ہو گا۔ بھوک کے بارے میں سن لو کہ قیامت برپا نہ ہو گی یہاں تک کہ تم میں سے ایک آدمی اپنا صدقہ لے کر چکر کاٹتا پھرے گا' لیکن قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا۔ پھر تم میں سے ایک آدمی اللہ کے سامنے کھڑا ہو گا' دائیں طرف دیکھے گا تو آگ ہو گی' بائیں طرف دیکھے گا تو آگ ہو گی۔ پس اپنا بچاؤ کر لے تم میں سے ہر ایک آدمی آگ سے' اگرچہ کھجور کے ایک چھلکے کو صدقہ کر کے۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ بات کے ذریعے۔ (بخاری' ج ۱' ص ۱۹۰)

☆ غربت اور تنگ حالی' اور امن و امان کا نہ ہونا' آج بھی معاشرے کے اہم مسائل ہیں۔ عرب کے

معاشرے نے جب رسول اللہؐ کی تعلیمات کو اختیار کر لیا تو فارغ البال بھی ہو گئے اور امن و امان بھی قائم ہو گیا۔ آج بھی ان مسائل کا حقیقی حل یہی ہے کہ خود انسان میں تبدیلی آئے اور معاشرے کی تعمیر اللہ اور رسولؐ کے بتائے ہوئے طریقے پر کی جائے۔

☆ جو لوگ بھی دعوت دین کا کام کر رہے ہیں، انھیں اپنے مخاطبین دین کے اس عملی پہلو کی طرف توجہ دلانا چاہیے۔ یہ دنیاوی بات نہیں ہے، بالکل دینی بات ہے۔ خود اللہ کے رسولؐ نے اپنی کامیابی کو اس سے مربوط کیا اور پوچھنے والوں کو اطمینان دلایا۔

☆ صدقہ کا نہایت وسیع تصور دیا ہے۔ انسان یہ سوچتا رہ جائے کہ بڑی رقم ہو گی تو صدقہ کریں گے۔ معمولی رقم سے، حتیٰ کہ کھجور کے ایک چھلکے سے بھی صدقہ کا عمل ہو سکتا ہے اور انسان آگ سے بچ سکتا ہے۔ رقم ہونا سرے سے ضروری نہیں ہے۔ ضروری تو آگ سے بچنے کی فکر ہے۔

☆ صدقہ معاشرے کا معمول ہو گا تو غربت نہ رہے گی، آگ سے بچنے کی فکر ہو گی تو ڈاکے نہ رہیں گے۔

☆ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یقین دہانی پوری ہوئی۔ خلافت راشدہ کے دور میں امن و امان بھی قائم ہو گیا اور مالی فراوانی بھی لوگوں نے دیکھ لی۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں اور پھر عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں یہ حال ہو گیا تھا کہ زکوٰۃ لینے والے نہ ملتے تھے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ نے اپنے دور میں سونے چاندی اور درہم و دینار کی زکوٰۃ حکومتی سطح پر لینا بند کر دی اور لوگوں کو اجازت دے دی کہ خود ہی ادا کر دیا کریں۔ اس کے بعد سے اصول بن گیا کہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ لوگ خود ادا کیا کریں گے۔

○

حضرت بشیر بن الخصاصیہؓ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپؐ نے مجھ پر یہ شرائط عائد کیں۔ ۱- اس بات کی شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲- نماز قائم کروں۔ ۳- زکوٰۃ ادا کروں اور ۴- اسلام کی رو سے فرض ہونے والے حج کو ادا کروں۔ ۵- رمضان کے روزے رکھوں اور ۶- فی سبیل اللہ جہاد کروں۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اللہ کی قسم، دو چیزوں یعنی جہاد اور صدقہ کی میں طاقت نہیں رکھتا۔

اس پر آپؐ نے اپنا ہاتھ بند کر کے روک لیا، پھر اسے کھولا اور حرکت دی اور فرمایا کہ جہاد نہیں، صدقہ نہیں تو جنت میں کیسے داخل ہو گے؟

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! تب میں اسی حال میں بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے ان ساری چیزوں پر بیعت کی۔ (مسند احمد)

☆ ہم بھی رسول اللہؐ پر ایمان لائے ہیں۔ اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور دیکھیں کہ جہاد اور صدقہ کے بارے میں کیا کیفیت ہے؟

☆ صدقہ اور جہاد سے احتراز کریں اور جنت میں بھی داخل ہونا چاہیں! رسولؐ اللہ نے تو ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔

☆ محاذ جنگ نہ ہو، تب بھی محاذ جنگ کی تمنا اور آرزو اور اس کے لیے آمادگی، جہاد کرنے والوں میں شامل کرا دے گی۔

☆ صدقہ کے لیے دل کو ہمیشہ کھلا رکھنا چاہیے۔ دین کے کاموں کے لیے، اجتماعی جدوجہد کے لیے کھلے ہاتھ سے انفاق کرنا چاہیے۔ یہ عمل دنیا میں بھی اطمینان قلب، پریشانیوں سے نجات اور خوشحالی عطا کرے گا۔

○

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی دعا قبول کی جائے، اس کی بے چینی دور کر دی جائے، تو وہ تنگ حال کی مشکل حل کر دے۔ (مسند احمد)

☆ کون نہیں چاہتا کہ اس کی دعا قبول کی جائے، وہ مستجاب الدعوات ہو جائے۔ اللہ کے رسولؐ نے کتنا آسان نسخہ بتا دیا ہے۔

☆ ہر ایک کو ایسے تنگ حال افراد سے واسطہ پڑتا ہے جن کی مشکل وہ دور کر سکتا ہے۔ اس موقع پر مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے اور جو ممکن ہو وہ ضرور کر دینا چاہیے۔ تب ہی اللہ سے دعا کی قبولیت کی توقع کرنا چاہیے۔

☆ اپنی پریشانی کے وقت بھی صدقہ دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ پریشانی دور کر دیتے ہیں۔

○

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام دیناروں میں سے افضل دینار وہ ہے جسے آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔ پھر وہ دینار ہے جسے اپنے اس گھوڑے پر خرچ کرے جو جہاد کے لیے رکھا گیا ہے۔ پھر وہ دینار ہے جسے مجاہد اپنے ان دوستوں پر خرچ کرتا ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں اس کے ساتھ ہیں۔ (مسلم)

☆ رقم خرچ کرتے ہوئے انسان کو فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کس چیز کو کس پر ترجیح دے۔ اہل و عیال پر خرچ دینی نقطہ نظر سے اولیں اہمیت رکھتا ہے۔ گھر صحیح حال میں ہو گا تو انسان باقی سب کام دلجمعی سے کر سکے گا۔

☆ جہاد کی تیاری کے لیے بھی مال میں سے حصہ نکالنا چاہیے۔

☆ جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھیوں اور دوستوں پر خرچ، ان کے ساتھ کھانا پینا، تحفہ تحائف دینا، ضرورت پوری کر دینا، یہ بھی مال کے بہترین استعمال میں سے ہے۔

☆ یہ سب خرچ آخرت میں نامہ اعمال میں اپنا وزن رکھیں گے۔